لبتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعاً ساجداً لا مومياً – إلى قوله – وإن لم يكن الموضوع كذلك يكون مومياً – إلى قوله – بل يظهر لي أنه لو كان قادراً على وضع شيء على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك، لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما. (شامی زکریا ۲/۵٦۹، بیروت ۲/۹۷، عالمگیری ۱/۱۳٦، البحر الرائق زکریا ۲/۲۰۱)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضاً، فرآه يصلي على وسادة فأخذها فرمى بها فأخذ عوداً ليصلي عليه فأخذه فرمى به وقال: صل على الأرض إن استطعت وإلا فأوم إيماء واجعل سجودك أخفض من ركوعك. (معرفة السنن والآثار للبيهقي، الصلاة، باب صلاة المريض ۲/۱٤۰، رقم ۱۰۷۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۴۳۱/۸/۹ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا؟

سوال (۱۳۲۳):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ایک شخص قاضی عبدالماجد نامی محلہ شوکت باغ کی مسجد میں نماز پنج گانہ ادا کرتے ہیں، کچھ عرصہ سے پیروں اور گھٹنوں میں تکلیف وضعف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، کچھ لوگوں کو شدید اعتراض ہوتا ہے کہ ایک طرف کو کرسی ڈال کر نماز پڑھیں، اور اس کے لئے کبھی امام پر دباؤ ڈالا جاتا ہے اور کبھی ایک دو لوگ آپس میں کچھ کا کچھ مشورہ کرتے ہیں، کبھی سارے نمازیوں کے سامنے ٹوک دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ذلت محسوس ہوتی ہے، جب کہ تمام معترض قصداً بالخصوص فجر اور عشاء میں غائب ہوتے، یہی نہیں بلکہ مؤذن وامام یا معلم سے کبھی تمیز سے بات چیت نہیں کرتے، وغیرہ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کا جو ٹھیک حل شرعاً ہو سکتا ہے وہ تحریر فرمادیں؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: اولاً یہ جاننا چاہیے کہ جو شخص زمین پر بیٹھ کر کسی بھی طرح نماز پڑھ سکتا ہے اس کے لیے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے، البتہ اگر کوئی شخص ایسا معذور ہو کہ وہ نیچے بیٹھ ہی نہ پائے تو اس کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی اور بہتر یہ ہے کہ ایسا شخص مسجد میں نماز پڑھتے وقت صف کے کنارے پر کرسی رکھے لیکن اگر تکبیر شروع ہونے پر صف پوری نہ ہوئی ہو تو ایسی صورت میں وہ جہاں تک صف پہنچے وہیں پر کرسی رکھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور بعد میں آنے والے لوگ اس کے برابر میں کھڑے ہوتے چلے جائیں گے اس بارے میں بلاوجہ بحث بازی مناسب نہیں ہے۔ (مستفاد: چند اہم عصری مسائل ۱۲۹)

وإن عجز عن القيام وقدر على القعود فإنه يصلي المكتوبة قاعدا بركوع وسجود ولا يجزيه غير ذلك. (التنوير مع الدر المختار ٢/٥٦٧ رقم: ٢٠٣٥ زكريا)

عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال: كان بي الناصور، فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: صل قائماً، فإن لم تستطع فقاعداً، فإن لم تستطع فعلى جنب. (سنن أبي داؤد، الصلاة / باب صلاة القاعد ١٤٤/١)

من تعذر عليه القيام لمرض ..... أو خاف زيادته ..... أو وجد لقيامه ألما شديدا ..... صلى قاعدا ..... كيف شاء أي كيف تيسر له بغير ضرر من تربيع أو غيره. (الدر المختار مع الرد المحتار، الصلاة / باب صلاة المريض ٢/٥٦٥-٥٦٦ زكريا)

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا في الهداية ..... ثم إذا صلى المريض قاعدا كيف يقعد؟ الأصح أن يقعد كيف يتيسر عليه ..... وإذا لم يقدر على القعود مستويا وقدر متكئا أو مستندا إلى حائط أو انسان يجب أن يصلي متكئا أو مستندا كذا في الذخيرة، وإن عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعداً بإيماء ويجعل السجود أخفض من الركوع كذا في فتاوى قاضيخان. (عالمگیری، الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض ١/١٣٦)

قال النبي صلى الله عليه وسلم راصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالأعناق فوالذي نفس محمد بيده إني لأرى الشياطين تدخل من خلل الصف كأنها الحذف. (سنن نسائي الإمامة حث الإمام على رص الصفوف والمقاربة بينها ١/٩٣ رقم ٨١١، سنن أبي داؤد، الصلاة تفريع أبواب الصفوف رقم ٦٦٧) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۳؍۷؍۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کرسی کے ڈیسک پر سجدہ کرنا؟

سوال (۱۳۳۵): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: کچھ مقام پر بعض مساجد میں دیکھا گیا کہ کرسی کا ایک ڈیسک ہوتا ہے، جس پر نمازی سجدہ کرتے ہیں، ایسا کرنا درست ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: جو شخص کسی عذرِ شرعی کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے، تو اس کے لئے رکوع اور سجدہ کا اشارہ کافی ہے، ڈیسک پر سجدہ کرنا لازم نہیں ہے، تاہم اگر ڈیسک پر سجدہ کرلے تب بھی محض جھکنے سے سجدہ ادا ہو جائے گا۔

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من استطاع منكم أن يسجد فليسجد، ومن لم يستطع فلا يرفع إلى جبهته شيئا يسجد عليه، ولكن ركوعه وسجوده يومي برأسه. (الطبراني في الأوسط، مجمع الزوائد ٢/١٤٩، إعلاء السنن ٧/١٩٩ بيروت)

وإن تعذر الركوع والسجود وقدر على القعود ولو مستندا صلى قاعدا بالإيماء للركوع والسجود برأسه. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي ص: ٢٣١، شامي الصلاة باب صلاة المريض ٢/٥٦٨ زكريا)

إذا تعذر على المريض كل القيام أو تعسر كل القيام أو خاف زيادة

المرض أو بطأه به صلى قاعداً بركوع وسجود. (مراقي الفلاح ٢٣٤)

وإن تعذرا لا القيام أوما قاعداً لأن ركنية القيام للتوصل إلى السجود فلا يجب دونه، وهذا أولى من قول بعضهم: صلى قاعدا؛ إذ يفترض عليه أن يقوم للقراءة، فإذا جاء أوان الركوع والسجود أوما قاعداً، وهو يخفض برأسه لسجوده أكثر من ركوعه صح على أنه إيماء لا سجود. (الدر المختار مع الشامي/ الصلاة، باب صلاة المريض ٢/ ٥٦٨ زكريا) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۲۵؍۸؍۱۴۳۳ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کرسی پر نماز ادا کرنے والا کرسی کہاں رکھے؟

سوال (۱۳۳۵):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: زید کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں، صف کے کس جانب نماز پڑھے، درمیان میں یا کنارے؟ اور کیا اس طرح کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا درست ہے؟ جب کہ کرسی والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص صف میں مل کر نماز پڑھ سکتا ہے، صف سے ہٹ کر کونہ میں نماز پڑھنا اس کے لئے ضروری نہیں؛ البتہ اگر صف میں خالی جگہ رہنے کا خطرہ نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کنارہ پر کھڑا ہو، تاکہ صفوں میں ظاہری انقطاع محسوس نہ ہو۔

والأفضل أن يقف في الصف الآخر إذا خاف إيذاء أحد. (شامي ٢/ ٣١٠ زكريا)

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل (وفيه) ومن وصل صفا وصله الله، ومن قطع صفا قطعه الله. الحديث. (سنن أبي داؤد، الصلاة / تفريع أبواب

(المعرف ۱/ ۹۷۶ رقم: ۶۶۶ بیروت) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۰؍۳؍۱۴۳۳ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

معذور شخص کا انفرادی نماز کرسی پر پڑھنا؟

سوال (۱۳۳۶): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: انفرادی نماز پڑھتے وقت کرسی کا استعمال کیسے کیا جائے؟

آج کل پیروں اور گھٹنوں میں درد رہنا عام مرض ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے کی تکلیف ہوتی ہے، ڈاکٹر بھی کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں، صحیح رہنمائی فرمائیں؟

ہمارے اسلاف میں یہ عمل پایا جاتا تھا یا ہماری شریعت میں اس طرح کا حکم ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: جو شخص واقعی معذور ہو اور وہ زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہو تو اس کے لئے انفرادی نماز میں بھی زمین پر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے، اور ناقابل تحمل تکلیف یا مشقت کی وجہ سے بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کی اجازت ہے، اسلاف کا بھی یہی معمول رہا ہے۔

وإذا لم يقدر على القعود مستويا، وقدر متكئا أو مستندا إلى حائط، أو إنسان يجب أن يصلي متكئا أو مستندا. (الفتاوى الهندية، الصلاة، الباب الرابع عشر صلاة المريض ۱/ ۱۳۶)

إذا تعذر على المريض كل القيام أو تعسر بوجود ألم شديد، أو خاف بأن غلب في ظنه بتجربة سابقة، أو إخبار طبيب مسلم حاذق، أو ظهور الحال زيادة المرض، أو خاف بطوءه صلى قاعدا بركوع وسجود. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي ۴۳۱-۴۳۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۵؍۳؍۱۴۳۶ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

ہوتی ہے، تو رکعت اول میں قیام ضروری ہے یا ابتداء ہی سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: ایسے شخص کے لئے پہلی رکعت میں قیام ضروری ہے، دوسری رکعت میں اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ سکتا ہے۔

قال علیه السلام: لعمران بن حصین: صل قائماً فإن لم تستطع فقاعداً.

(أبو داؤد شریف ۱/۱۳۷ رقم: ۹۵۲)

وإن قدر علی بعض القیام ولو متکأ علی عصا أو حائط قام لزوماً بقدر ما یقدر، ولو قدر آیة أو تکبیرة علی المذهب؛ لأن البعض معتبر بالکل. وفي الشامیة: بأن یکبر قائماً ویقرأ ما قدر علیه ثم یقعد إن عجز، وهو المذهب الصحیح لا یروی خلافه عن أصحابنا. (شامی الصلاۃ باب صلاۃ المریض ۲/۵۶۷ زکریا، ۲/۹۷ کراچی)

ولو قدر علی بعض القیام لا کله لزمه ذلک القدر حتی لو کان إنما یقدر علی قدر التحریمة لزمه أن یتحرم قائماً ثم یقعد؛ لأن الطاعة بحسب الطاقة.

(فتح القدیر مع الهدایة، الصلاۃ، باب صلاۃ المریض ۲/۳ بیروت) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۵/۱۱/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

معذور بیٹھ کر نماز پڑھنے والا صف میں کہاں کھڑا ہو؟

سوال (۱۳۲۹): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: اگر جماعت میں کوئی شخص بوڑھا ہو کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہو، بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، تو بعض لوگوں کو شاید برابر میں بوڑھے آدمی کا بیٹھ کر نماز میں اپنے آپ کو تکلیف محسوس کرتے ہیں یا برا لگتے ہیں، تو اس بوڑھے آدمی سے کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ صف کے بالکل کنارے بیٹھا کریں، دائیں طرف یا بائیں طرف، بعض مرتبہ ایسا بھی دیکھا گیا کہ صف میں تقریباً ۱۵/ آدمی آتے ہیں،

بڑے آدمی تو ایک کنارے بیٹھے ہیں، بیچ میں پانچ چھ آدمی کی جگہ خالی رہ جاتی ہے؛ کیوں کہ صف میں کل دو چار آدمی ہیں، جب کہ صف میں چودہ آدمی آتے ہیں؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: مسئولہ صورت میں جماعت کھڑے ہونے کے وقت تک صف میں جتنے نمازی ہوں ان کے دائیں یا بائیں مذکورہ معذور شخص نیت باندھ لیا کرے، پھر بعد میں جو لوگ آئیں وہ اس کے ساتھ کھڑے ہوتے رہیں، اور اگر پہلے ہی سے پوری صف کے لوگ موجود ہیں، تو اس معذور کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ صف کے درمیان میں نماز نہ پڑھے؛ بلکہ کسی کنارے پر یا پچھلی صف میں نماز ادا کرے، اور چوں کہ وہ معذوری کی وجہ سے ایسا کر رہا ہے؛ اس لئے ان شاء اللہ وہ صف اول کے ثواب سے محروم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ۴/۳۷۶)

قال في المعراج الأفضل أن يقف في الصف الآخر إذا خاف إيذاء أحد، قال عليه الصلاة والسلام: "من ترك الصف الأول مخافة أن يؤذي مسلماً أضعف له أجر الصف الأول" وبه أخذ أبو حنيفة ومحمدٌ. (شامي الصلاة، مطلب في كراهة قيام الإمام في غير المحراب ٢/٣١٠ زكريا)

وقد أخرج حديث الباب الإمام الطبراني في المعجم الأوسط برقم ٥٣١ (الترغيب والترهيب مكمل ١١٩ رقم ٧٦٨) فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۴۲۳/۴/۱۷ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت رکوع کا کیا طریقہ ہے؟

سوال (۱۳۳۰):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت رکوع کا کیا طریقہ ہوگا؟ عام کتابوں میں لکھا ہے کہ اتنا جھکے کہ گھٹنے کے نیچے والے حصہ کے مقابلہ میں آجائے، مگر احسن الفتاویٰ ۳۱ میں ہے کہ سر اتنا جھکائے کہ سر گھٹنہ کے اوپر کے حصہ کے مقابلہ میں آجائے، ان میں صحیح کیا ہے؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: صاحب احسن الفتاویٰ نے بیٹھنے کی حالت میں رکوع کرنے کی جو کیفیت بیان کی ہے وہی صحیح ہے، اور بظاہر شامی کی عبارت کا مطلب بھی یہی ہے کہ بس اتنا جھکے کہ سر گھٹنے کی سیدھ میں آجائے، یہ مطلب نہیں کہ سجدہ کے قریب ہو جائے اور یہ بھی افضل صورت ہے، ورنہ نفس رکوع تو محض سر اور کمر جھکانے سے ادا ہو جاتا ہے۔

وفي حاشية القتال عن البرجندي: ولو كان يصلي قاعداً ينبغي أن يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع قلت: ولعله محمول على تمام الركوع وإلا فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أي مع إنحناء الظهر. (شامي، الصلاة، صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود ۲/ ۱۴۱ زكريا، احسن الفتاوى ۳/ ۳۰، امداد الاحكام ۲/ ۳۰۵)

ولو كان يصلي قاعداً ينبغي أن يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع. قلت: ولعله محمول على تمام الركوع وإلا فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أي مع انحناء الظهر. (شامي، الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود ۲/ ۱۳۴ زكريا)

أخرج ابن أبي شيبة عن ابنة لسعد: أنها كانت تفرط في الركوع تطأطؤاً منكراً، فقال لها سعد: إنما يكفيك إذا وضعت يديك على ركبتيك. (المصنف لابن أبي شيبة، الصلاة، باب في أقل ما يجزئ أن يكون من الركوع والسجود ۱/ ۴۵۱ رقم ۲۵۷۲) **فقط واللہ تعالیٰ اعلم**

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۱/۱۶/ ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع کا طریقہ

سوال (۱۳۳۱): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع کا مستحب ومسنون طریقہ کیا ہے سرین اٹھائی جائے یا نہیں؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: سر ین اٹھانا لازم نہیں ہے، بس پیشانی گھٹنوں کے سامنے تک جھکانے سے رکوع درست ہو جائے گا۔

ولو كان يصلي قاعداً ينبغي أن يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع.

قلت: ولعله محمول على تمام الركوع وإلا فقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس أي مع انحناء الظهر. (شامی، الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث الرکوع والسجود ۲/۱۳۴ زکریا)

أخرج ابن أبي شيبة عن ابنة لسعد: أنها كانت تفرط في الركوع تطأطؤاً منكراً، فقال لها سعد: إنما يكفيك إذا وضعت يديك على ركبتيك. (المصنف لابن أبي شيبة الصلاة، باب في قدر ما يجزئ أن يكون من الركوع والسجود ۲/۲۶۶ رقم ۲۵۷۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۱۴۳۰/۳/۱۲ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو پورا ثواب ملے گا یا آدھا؟

سوال (۱۳۳۲): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ایک شخص جو کہ رکوع اور سجدہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا، قاعدہ میں بیٹھ سکتا ہے یا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے یا نماز کا کچھ حصہ کرسی پر بیٹھ کر ادا کرتا ہے، بایں صورت نماز کے ثواب کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟ ثواب پورا ملے گا یا نصف یا ثواب نہ مل کر صرف فرض ادا ہوگا؟

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: جو شخص رکوع اور سجدہ پر کسی طرح قادر نہ ہو؛ بلکہ مجبوراً اشارہ سے نماز پڑھتا ہو، اس کو نماز کا پورا ثواب ملے گا؛ کیوں کہ وہ معذور ہے، آدھے ثواب کی بات صرف اس شخص کے لئے ہے جو بلا عذر نفل نماز بیٹھ کر پڑھے، اور غیر معذور کے لئے فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے؛ بلکہ قیام پر قدرت رکھنے والے کے لئے فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنا ہی لازم ہے۔

عن المسيب بن رافع الكاهلي قال: صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم إلا من عذر. (المصنف لابن أبي شيبة ۹۱/۳ ، رقم ٤٦٧٢)

لو صلى الفريضة قاعدا مع القدرة على القيام لا تجوز صلاته. (حلبي كبير ۲٦۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصورپوری ۱۴۳۵/۹/۱۲ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

معذور شخص کس طرح سجدہ کرے؟

سوال (۱۳۴۳):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: اگر زمین پر سجدہ کی قدرت نہ ہو تو تکیہ، پٹل وغیرہ کسی بلند چیز پر کیا سجدہ کرنا فرض ہے؟ ایک مدرسہ کے ماہنامہ مجرفتی رسالہ میں شائع شدہ فتاویٰ ”جس کی عکسی تحریر بھی ساتھ ہے“ جس کے خط کشیدہ عبارت میں دو جگہ زمین پر سجدہ سے معذور کے لئے کسی بلند چیز ”جس کی بلندی ۹ انچ سے زیادہ نہ ہو“ پر سجدہ کرنا فرض لکھا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض جگہوں پر شدید اضطراب رہنگامہ ہے، نیز یہ اظہار بھی ضروری ہے کہ صاحب فتویٰ کی تنقیص، یا تعریض، یا تعاقب قطعاً مقصود نہیں، صرف رفع انتشار بین العلماء والعوام، اور تسہیل فی العمل کا قصد ہے۔ غالباً کسی وجہ سے مرجوح روایت نقل ہوگئی ہو؛ کیوں کہ دلائل اور راجح قول اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بہشتی زیور اختری فی صلاۃ المریض۔ مسئلہ ۳: سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا، اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کرلیا کرے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

وعلى حاشيته نقلاً عن شرح البداية وعن شرح التنوير: فإن لم يستطع الركوع والسجود، أومى إيماء، واجعل سجوده أخفض من ركوعه ولا يرفع إلى وجهه شيئا يسجد عليه. (اختری ۲/ ٤٥)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم عاد مريضا، فرآه يصلي على وسادة، فأخذها، فرمى بها، فأخذ عوداً ليصلي عليه، فأخذه، فرمى به، وقال: صل على الأرض إن استطعت، وإلا فأوم إيماءً، واجعل سجودك أخفض من ركوعك. (نصب الراية ٢/١٧٥ ڈابھیل)

وفيه عن ابن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من استطاع منكم أن يسجد فليسجد، ومن لم يستطع، فلا يرفع إلى جبهته شيئا يسجد عليه، ولكن ركوعه وسجوده يومي برأسه. (نصب الراية ٢/١٧٦ ڈابھیل)

ولا يرفع إلى وجهه شيء يسجد عليه لقوله عليه السلام: إن قدرت أن تسجد على الأرض فاسجد وإلا فأوم برأسك. (منية [illegible] صلاة المريض ١/٦٦٩)

عن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: في صلاة المريض إن لم يستطع أن يسجد أوما، وجعل سجوده أخفض من ركوعه. (بدائع الصنائع ١/٢٨٤ دار الكتاب)

وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا، وركوعه إيماء، والركوع أخفض من الإيماء. (١/ ٢٨٤)

وعلى هامشه من حديث ابن مسعودٌ موقوفاً: استطعت أن تسجد على الأرض فاسجد، وإلا فأومي إيماءً، واجعل السجود أخفض من الركوع. (١/ ٢٨٥)

وفيه: لو رفع إلى وجه المريض وسادة أو شيئا، فسجد عليه من غير أن يؤمي لم يجز؛ لأن الفرض في حقه الإيماء، ولم يوجد، ويكره أن يفعل هذا، لما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على مريض يعوده، فوجده يصلي كذلك، فقال: إن قدرت أن تسجد على الأرض فاسجد، وإلا فأوم برأسك. (١/ ٢٨٩)

وفيه: روى عن عبدالله ابن مسعودٌ دخل على أخيه يعوده، فوجده يصلي ويرفع

إليه عود فيسجد عليه، فنزع ذلك من يد من كان في يده، وقال: هذا شيء عرض لكم الشيطان، أوم لسجودك. (۱/ ۲۸۹) العود (لکڑی کی ہوئی شئی، مصباح اللغات ۵۸۳)

وفيه: روى ان ابن عمرؓ رأى ذلك من مريض فقال: أتتخذون مع الله آلهة أخرى، فإن فعل ذلك "ينظر" إن كان يخفض رأسه للركوع شيئا ثم للسجود، ثم يلزق بجبينه يجوز (أي الصلاة) لوجود الإيماء، لا للسجود على ذلك الشيء، فإن كانت الوسادة موضوعة على الأرض، وكان يسجد عليها جازت صلاته، لما روى أن أم سلمةؓ كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها لرمد بها، ولم يمنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم. (۱/ ۲۸۹) (المرفقة: تکیہ جس پر سوتے ہوئے ٹیک لگاتے ہیں۔ مصباح اللغات ۳۰۶)

ان اقوال واحادیث سے یہ امور ظاہر ہوتے ہیں:

(۱) بوقت قدرت زمین پر سجدہ۔ کما في البدائع (۱/ ۲۸۴) مكن جبهتك وانفك من الأرض.

(۲) بوقت عدم قدرت فقط اشارہ (إيماء لا على شيء) كما ورد عليه عامة النصوص، وعليه أصحاب المتون.

(۳) زمین پر تکیہ وغیرہ رکھ کر سجدہ کرنا۔ إباحت مرجوحه كما اختاره بهشتی زیور، ولأن حديث أم سلمة فعلي وما سواه قولي، وفيهم صيغ الأمر. وحديث أم سلمة ليس كذلك.

(۴) کوئی چیز اونچی اٹھا کر سجدہ کرنا، یہ منع ہے، كما منع ابن مسعود وابن عمر واختاره الهداية كما مر. اب سوال یہ ہے:

(۱) کہ تکیہ وغیرہ پر سجدہ کی فرضیت کی ترجیح کس دلیل سے؟

(۲) یہ کہ ۹ انچ یا اس سے کم بلندی پر سجدہ کی فرضیت کس وجہ سے؟

(۳) نیز یہ ۹ رانچ (نصف ذراع) سجدہ میں کہاں سے اخذ کیا ہے؟!

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق: اصل مسئلہ یہ ہے کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اصل زمین سے دوا نش ۹ رانچ اونچی ٹھوس جگہ پر سجدہ کرنا بھی حقیقی سجدہ کہلاتا ہے۔ حلبی کبیر میں عبارت ہے:

ولو كان موضع السجود أرفع أي أعلى عن موضع القدمين إن كان ارتفاعه مقدار ارتفاع لبنتين منصوبتين جاز السجود عليه، فمقدار ارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثني عشر إصبعا. (حلبی کبیر ۲۸۰ لاہور)

(واضح ہو کہ ۱۲ر انگلی کی مقدار بھی ۹ رانچ ہوتی ہے) اسی طرح کی جزئیات پر تفریع کرتے ہوئے علامہ شامیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر مریض اتنا سر جھکانے پر قادر ہو جو زمین سے دو ا مشت (۹ رانچ) کے اندر اندر ہو تو اسے قدرت کے وقت کوئی ٹھوس چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کرنا لازم ہے، تاکہ اس کا سجدہ حقیقی طور پر ادا ہو جائے۔ شامی کی عبارت ملاحظہ کریں:

بل يظهر لي أنه لو كان قادرا على وضع شيء على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك؛ لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما. (شامی الصلاۃ باب صلاۃ المریض ۲/۵۶۹ زکریا)

علامہ شامیؒ کی اس تفریع کے اعتبار سے سوال میں محولہ بالا گجراتی رسالہ میں شائع شدہ مسئلہ درست ہے، اور آپ نے اس کے مقابل جو عبارت نقل فرمائی ہیں، وہ اس کے معارض نہیں ہیں، کیونکہ ان کا تعلق یا تو دو ا مشت (۹ رانچ) سے زیادہ اونچی جگہ پر سجدہ کرنے سے ہے، یا اس صورت سے ہے جب کہ سر جھکائے بغیر کوئی چیز پیشانی پر اٹھا کر لگائی جائے تو اس طرح سجدہ درست نہیں ہوتا۔

فإن فعل وهو يخفض برأسه لسجوده أكثر من ركوعه صح على أنه إيماء لا سجود إلا أن يجد قوة الأرض (درمختار) وفي الشامي: فحينئذ ينظر إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة أو

لتبین فهو سجود حقیقي فیکون راکعاً ساجداً لا مومیاً - إلی قوله - وإن لم یکن الموضوع کذلک یکون مومیاً - إلی قوله - بل یظهر لي أنه لو کان قادراً علیٰ وضع شيء علی الأرض مما یصح السجود علیه أنه یلزمه ذلک، لأنه قادر علی الرکوع والسجود حقیقة ولا یصح الإیماء بهما مع القدرة علیهما. (شامی زکریا ۲/ ۴۹۹، بیروت ۲/ ۹۷؛ عالمگیری ۱/ ۱۳۶، البحر الرائق زکریا ۲/ ۲۰۱)

عن جابر بن عبد اللّٰه رضي اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عاد مریضاً، فرآه یصلي علی وسادة فأخذها فرمی بها فأخذ عوداً لیصلي علیه فأخذه فرمی به وقال: صل علی الأرض إن استطعت وإلا فأوم إیماء واجعل سجودک أخفض من رکوعک. (معرفة السنن والآثار للبیهقي، الصلاة، باب صلاة المریض ۲/ ۱۴۰ رقم ۱۰۷۳) فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم

املاہ: احقر محمد سلمان منصورپوری غفرلہ ۹/۸/۱۴۳۱ھ
الجواب صحیح: شبیر احمد عفا اللہ عنہ

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا؟

سوال (۱۳۴۳):- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرعِ متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ایک شخص قاضی عبدالماجد ہاشمی محلہ شوکت باغ کی مسجد میں نماز پنج گانہ ادا کرتے ہیں، کچھ عرصہ سے پیروں اور گھٹنوں میں تکلیف وضعف کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، کچھ لوگوں کو شدید اعتراض ہوتا ہے کہ ایک طرف کو کرسی ڈال کر نماز پڑھیں، اور اس کے لئے کبھی امام پر دباؤ ڈالا جاتا ہے اور کبھی ایک دو لوگ آپس میں کچھ کا کچھ مشورہ کرتے ہیں، کبھی سارے نمازیوں کے سامنے ٹوک دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ذلت محسوس ہوتی ہے، جب کہ تمام معترض قصداً بالخصوص فجر اور عشاء میں غائب ہوتے، ہیں بھی نہیں بلکہ مؤذن امام یا معلم سے کبھی تمیز سے بات چیت نہیں کرتے، وغیرہ وغیرہ؛ بانداز درخواست ہے کہ اس کا جو ٹھیک حل شرعاً ہو سکتا ہے وہ تحریر فرمادیں؟